سیرت

رہبر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مؤلف

مولوی اظہر سرکار کفلیتوی مدظلہ

(خادم جامعۃ القراءات، کفلیتہ، ضلع سورت، گجرات)

زیر اہتمام

حضرت قاری اسماعیل بسم اللہ صاحب ڈابھیلی دامت برکاتہم

(بانی ومہتمم جامعۃ القراءات، کفلیتہ، ضلع سورت، گجرات، ہند)

ناشر

جامعۃ القراءات، کفلیتہ، سورت، گجرات

تفصیلات

{جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں}

نام کتاب : سیرت رہبر عالم ﷺ مع چہل حدیث

مؤلف : مولوی اظہر سرکار صاحب کفلیتوی مدظلہ

(خادم جامعۃ القراءات، کفلیتہ، ضلع سورت)

زیرِ اہتمام : حضرت قاری اسماعیل بسم اللہ صاحب ڈابھیلی مدظلہ

(بانی ومہتمم جامعۃ القراءات، کفلیتہ، ضلع سورت، گجرات، ہند)

صفحات : ۴۰

طبع اول : ۱۴۴۱ھ مطابق ۲۰۲۰ء

طبع ثانی : ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۰۲۳ء

تعداد : ۱۰۰۰

قیمت : ۳۰

ملنے کا پتہ :

مولوی اظہر صاحب سرکار کفلیتوی

جامعۃ القراءات، کفلیتہ، ضلع سورت، گجرات

جامع مسجد محلہ، کفلیتہ، ضلع سورت، گجرات

[redacted]

تقریظ

از: حضرت مفتی عباس بسم اللہ صاحب ڈابھیلی دامت برکاتہم

صدر مفتی جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل، وشیخ الحدیث جامعۃ القراءات، کفلیتہ

الحمد للہ الذی ھدانا للاسلام وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ۔ اما بعد!

جامعۃ القراءات، کفلیتہ کے ایک نوجوان فاضل گرامی مولوی اظہر سرکار صاحب کفلیتوی سلمہٗ نے سیرتِ رسول ﷺ مختصر سوال وجواب کے عنوان پر ایک کتابچہ مرتب کیا ہے اور اس کتاب کو بندہ نے از اول تا آخر دیکھا یہ بہت سہل اور آسان زبان میں ہے، جو خاص کر عصر حاضر کے جدید تعلیم یافتہ اور مکاتب کے نونہالوں کے پیش نظر ترتیب دی گئی ہے۔ جو رسولِ پاک ﷺ کی سیرت پڑھنے والوں کے لئے نہایت مفید ہے، اس کتاب کے ذریعہ قارئین کے سامنے بہت کم وقت میں سیرت کا ایک خاکہ ذہن میں محفوظ ہو جائے گا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالی فاضل مرتب کی اس کتاب کو حُسنِ قبول اور جزائے حَسَن عطا فرمائے اور آخرت میں ذریعہ نجات بنائے، مزید ہمت وحوصلہ عطا فرمائے اور نظر بد سے حفاظت فرما کر علم وعمل میں ترقیات عطاء فرمائے اور ان کی کوششوں کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے۔

آمین بجاہ النبی ﷺ

عباس داؤد بسم اللہ

۱۲ ربیع الاول ۱۴۴۰ھ

تقریظ

از: حضرت مفتی رشید احمد صاحب لاجپوری دامت برکاتہم

حامداً و مصلیاً و مسلماً!

بفضلہٖ تعالی بندہ نے رسالہ ''سیرت رہبر عالم'' ﷺ بغور مطالعہ کیا بلا شبہ عزیز مکرم مولوی اظہر کفلیتوی سلمہٗ نے طلبہٗ مکاتب قرآنیہ وفرزندان اسلام جو عصری تعلیم کے حصول میں مشغول ہے انکی رعایت کے پیش نظر بہت ہی سہل انداز میں ایک قیمتی تحفہ پیش کیا ہے امید کہ ذمہ داران مدرسہ اور اسکولوں کے وہ مسلم ذمہ داران جو معلومات سیرت نبوی کے قدردان ہے اس رسالہ کو اپنے نصاب کا جز بنائیں گے۔

بلاشبہ اس رسالہ کو اگر حفظ یاد کرلیا جائے یا کم از کم اسکے مضمون کو ذہن نشین کرلیا جائے تو امت کہ یہ مستقبل کے روشن ستارے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا ایک اچھا خاصا مواد اپنے سینہ میں محفوظ کر کے احوال نبوی سے واقف ہونگے۔

الحادو بے دینی کے اس دور میں مسلمان بیٹے، بیٹیاں آج اپنے نبی کے احوال سے بہت ہی نابلد و ناواقف ہے انکے لئے یہ رسالہ بہت ہی انمول سرمایہ ہے، دعا گو ہوں رب کریم مؤلف سلمہٗ وفیض یاب کو فلاح وسعادت دارین سے مالا مال فرمائے۔

آمین یارب العالمین بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندہ: رشید احمد لاجپوری غفرلہ

۱۳ / جمادی الاخری ۱۴۴۱ھ

۸ / فروری ۲۰۲۰ء بروز شنبہ

دیباچہ

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی پر اب تک بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں اور اب بھی یہ سلسلہ جاری ہے اور ان شاء اللہ تا قیامت جاری رہے گا۔

کیوں کہ ورق تمام ہوئے اور مدح باقی ہے

زیرنظر رسالہ ''سیرت رہبر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع چہل حدیث'' مکاتب دینیہ کے ان بچوں کو سامنے رکھ کر مرتب کیا ہے، جو عموماً عصری تعلیم گاہوں میں از صبح تا شام مصروف رہتے ہیں۔ بڑے افسوس کے ساتھ اس حقیقت کا اظہار کرنا پڑتا ہے یہ ہماری کوتاہی ہے ہمارے بچوں کے پاس دینی تعلیم کے لئے ایک یا دو گھنٹہ سے زیادہ وقت نہیں ہوتا عصری تعلیم نے پوری دنیا میں ایسا ہوّا کھڑا کر دیا ہے کہ دنیا داروں کے علاوہ علم دوست کہلانے والے بھی اپنے بچوں کو عصری علوم اور دنیاوی عہدے کے حصول کے لئے اس طرح لگا چکے ہیں بچوں کو مکتب میں زیادہ وقت کے لئے بھیجنے کو بیکار اور فضول سمجھتے ہیں۔

انہیں حالات کے پیش نظر، ابتدائی بچوں کے لئے اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کو سوال و جواب کی شکل میں مرتب کیا ہے، اور حالات کا تقاضا ہے کہ کم از کم اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مختصر سیرت زبانی یاد ہو جائے۔ احقر اس موقع پر حضرت مفتی عباس بسم اللہ صاحب و حضرت مفتی رشید احمد صاحب لاجپوری دامت برکاتہما کا شکر گزار ہے کہ انہوں نے اس مسودہ کو ملاحظہ فرمایا اور قیمتی تقریظ ارقام فرمائی۔

نیز احقر حضرت مولانا محمد صدیق صاحب ہتھوڑوی دام ظلہٗ کا بھی ممنون ہے کہ انہوں نے بھی اس مسودہ پر نظر ثانی فرمائی فجزاھم اللہ تعالی احسن الجزاء۔

حضرات معلمین کرام سے درخواست ہے کہ اس رسالہ میں کوئی قابل اصلاح بات نظر آئے تو ضرور اطلاع فرمائیں ،تاکہ آئندہ طباعت میں اصلاح کی جا سکے۔اخیر میں بندۂ ناچیز خداوند قدوس کا شکر گزار ہے کہ مجھ جیسے کم علم کو محض اپنے فضل وکرم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر قلم اٹھانے کی توفیق بخشی اور بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہوں کے حق تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے اس معمولی کاوش کو قبول فرمائے اور میرے لئے اور میرے والدین اور اساتذہ اور معلمین و متعلمین کتاب ھذا اور جملہ محسنین کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائیں۔آمین

یارب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

اس رسالہ کا مأخذ مندرجہ ذیل کتب ہیں۔

{١} سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی صاحبؒ

{٢} تاریخ اسلام۔حضرت مولانا نجیب احمد صاحب اکبر آبادی

{٣} سیرت سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وخلفائے راشدینؓ۔شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب کاندھلویؒ۔

{٤} سیرت خاتم الانبیاء مسمّی بہ اوجز السیر لخیر البشر۔مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ

{٥} نبی رحمت۔حضرت مولانا علی میاں صاحب ندویؒ

{٦} اصح السیر۔ابوالبرکات حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب داناپوریؒ

{٧} تاریخ اسلام۔حضرت مولانا محمد میاں صاحب دیوبندیؒ

{٨} حیات طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک نظر میں۔مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی مدظلہ

{٩} رحمۃ اللعالمین۔مولانا محمد سلیمان صاحب منصور پوری

{۱۰}تفسیر ابن کثیر

{۱۱}ترمذی شریف

{۱۲}بخاری شریف۔

{۱۳}مسلم شریف

{۱۴}دروس التاریخ الاسلامی

{۱۵}سیرت انسائکلو پیڈیا

طالب دعا:اظہر سرکار کفلیتوی غفرلہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سوال نمبر(۱): حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے کتنے سال بعد آپ ﷺ کی پیدائش ہوئی؟

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے تقریبا ۵۷۱/سال بعد آپ ﷺ پیدا ہوئے۔

سوال نمبر(۲): مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کہاں واقع ہے؟

جواب: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جزیرۂ عرب (سعودی عرب) میں واقع ہے۔

سوال نمبر(۳): آپ ﷺ کی ولادت کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: آپ ﷺ کی ولادت مکہ معظّمہ میں ماہ ربیع الاول میں ہوئی۔

سوال نمبر(۴): آپ ﷺ کے والدین کا نام کیا تھا؟

جواب: آپ ﷺ کے والد کا نام عبداللہ اور آپ ﷺ کی والدہ کا نام آمنہ تھا۔

سوال نمبر(۵): آپ ﷺ کے والد صاحب کا انتقال کب ہوا؟

جواب: آپ ﷺ کی پیدائش سے دو مہینہ قبل آپ ﷺ کے والد صاحب کا انتقال ہوا۔

سوال نمبر(۶): آپ ﷺ کا نام احمد اور محمد کس نے رکھا؟

جواب: آپ ﷺ کے دادا نے آپ کا نام محمد رکھا، اور آپ کی والدہ نے آپ کا نام احمد رکھا۔

سوال نمبر:(۷): آپ ﷺ کا نسب نامہ والد کی جانب سے کیا ہے؟

جواب: محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ

بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانۃ بن خزیمۃ بن مدرکۃ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

سوال نمبر:(۸): آپ ﷺ کا نسب شریف والدہ کی جانب سے بیان کرو؟

جواب: محمد بن آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرۃ بن کلاب بن مرۃ۔

سوال نمبر(۹): آپ ﷺ کی زبان مبارک سے سب سے پہلے کونسا جملہ نکلا؟

جواب: آپ ﷺ کی زبان مبارک سے سب سے پہلے "اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ و اصیلا" نکلا۔

سوال نمبر(۱۰): آپ ﷺ کو کتنی عورتوں نے دودھ پلایا؟

جواب: حضرت آمنہ، حضرت ثویبہ اور حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا۔

سوال نمبر(۱۱): آپ ﷺ دائی حلیمہ کے پاس کتنے سال رہے؟

جواب: آپ ﷺ دو سال دائی حلیمہ کے پاس رہے۔

سوال نمبر(۱۲): آپ ﷺ کے رضاعی بھائی بہن کے نام کیا ہے؟

جواب: آپ ﷺ کے رضاعی بھائی کا نام عبداللہ اور حمزہ ہے اور آپ ﷺ کی رضاعی بہن کا نام شیماء ہے۔

سوال نمبر(۱۳): آپ ﷺ کی والدہ کا انتقال کب ہوا؟

جواب: چھ سال کی عمر میں آپ ﷺ کی والدہ کا انتقال ہوا۔

سوال نمبر(۱۴): آپ ﷺ کے دادا کا نام کیا تھا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا کا نام عبدالمطلب تھا۔

سوال نمبر (۱۵): آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ کے انتقال کے بعد آپ کس کی پرورش میں رہے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ کے بعد آپ اپنے دادا عبدالمطلب کی پرورش میں رہے۔

سوال نمبر (۱۶): آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا کے بعد آپ کی پرورش کس نے کی؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا کے بعد آپ کی پرورش چچا ابوطالب نے کی۔

سوال نمبر (۱۷): آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش سے پہلے عرب کی کیا حالت تھی؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش سے پہلے عرب کے لوگ بتوں کی پوجا کرتے تھے، خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے، عرب کے لوگ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے، اور بات بات میں لڑائی جھگڑا کرتے تھے، اور یہ لڑائی نسلوں تک چلتی تھی۔

سوال نمبر (۱۸): آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے وقت کون سے واقعات ظاہر ہوئے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے وقت مشرق و مغرب میں ایک روشنی پھیل گئی اور ایران کا آتش کدہ جو کئی سالوں سے جل رہا تھا وہ بجھ گیا، اور کسریٰ کے محل کے چودہ کنگرے گر پڑے۔

سوال نمبر (۱۹): آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے پہلے ملک شام کا سفر کتنی عمر میں کیا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہ سال کی عمر میں سب سے پہلا سفر کیا۔

سوال نمبر (۲۰): آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملک شام کا دوسرا سفر کب کیا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسرا سفر پچیس سال کی عمر میں کیا۔

سوال نمبر (۲۱): کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجارت کی تھی؟

جواب: جی ہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجارت کی تھی۔

سوال نمبر(۲۲): زمانہ جاہلیت میں لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس لقب سے پکارتے تھے؟

جواب: زمانۂ جاہلیت میں لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صادق اور امین کے لقب سے پکارتے تھے۔

سوال نمبر(۲۳): آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلا نکاح کس سے کیا، اور اس وقت آپ کی عمر کیا تھی؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پہلا نکاح کیا تھا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر پچیس سال کی تھی۔

سوال نمبر(۲۴): نکاح کے وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کی عمر کتنے سال کی تھی؟

جواب: نکاح کے وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کی عمر چالیس سال تھی۔

سوال نمبر(۲۵): آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کتنی تھیں اور ان کے نام بتائے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات گیارہ تھیں انکے نام یہ ہیں۔

(۱) حضرت خدیجہ (۲) حضرت سودہ (۳) حضرت عایشہ

(۴) حضرت حفصہ (۵) حضرت ام حبیبہ (۶) حضرت ام سلمہ

(۷) حضرت زینب بنت جحش (۸) حضرت جویریہ

(۹) حضرت صفیہ (۱۰) حضرت میمونہ

(۱۱) حضرت زینب بنت خزیمہ رضوان اللہ عنھن یہ سب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات اور تمام مسلمانوں کی مائیں ہیں۔

سوال نمبر(۲۶): آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے اور صاحبزادیوں کے نام بتائیں؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو صاحبزادے (۱) قاسم (۲) عبداللہ تھے، اور چار صاحب زادیاں (۱) حضرت زینب رضی اللہ عنہا (۲) حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا (۳) حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا (۴) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں

سوال نمبر(٢٧): یہ سب اولاد کس کے بطن سے تھیں؟

جواب: یہ سب اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھیں۔

سوال نمبر(٢٨): آپ ﷺ کے تیسرے صاحبزادے کا نام کیا تھا؟ اور وہ کس کے بطن سے تھے؟

جواب: آپ ﷺ کے تیسرے صاحب زادے کا نام ابراھیم رضی اللہ عنہ تھا اور وہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھے۔

سوال نمبر(٢٩): وحی سے پہلے آپ ﷺ کون سے غار میں عبادت کے لئے جایا کرتے تھے؟

جواب: وحی سے پہلے آپ ﷺ غار حرا میں عبادت کے لئے جایا کرتے تھے، جو مکہ سے تین میل کی دوری پر ایک پہاڑی پر واقع ہے۔

سوال نمبر(٣٠): کتنے سال کی عمر میں آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی؟

جواب: چالیس سال کی عمر میں آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی۔

سوال نمبر(٣١): وحی لانے والے فرشتہ کا نام کیا ہے؟

جواب: وحی لانے والے فرشتہ کا نام جبرئیل ہے۔

سوال نمبر(٣٢): سب سے پہلے کون سی آیت نازل ہوئی اور کس مہینہ میں؟

جواب: سب سے پہلے ”اقرأ باسم ربك الذي خلق“ رمضان کے مہینہ میں نازل ہوئی۔

سوال نمبر(٣٣): آپ ﷺ کو نبوت کب ملی؟

جواب: چالیس سال کی عمر میں آپ ﷺ کو نبوت ملی۔

سوال نمبر(۳۴): نبوت کے بعد سب سے پہلے آپ ﷺ نے کن لوگوں کو ایمان کی دعوت دی؟

جواب: نبوت کے بعد سب سے پہلے آپ ﷺ نے اپنے قریبی رشتہ داروں کو ایمان کی دعوت دی۔

سوال نمبر(۳۵): آپ ﷺ کی دعوت پر سب سے پہلے کتنے لوگ ایمان لائے؟

جواب: آپ ﷺ کی دعوت پر سب سے پہلے چار لوگ ایمان لائے۔

سوال نمبر(۳۶): مردوں میں سب سے پہلے کون ایمان لایا؟

جواب: مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔

سوال نمبر(۳۷): عورتوں میں سب سے پہلے کون ایمان لائیں؟

جواب: عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایمان لائیں۔

سوال نمبر(۳۸): بچوں میں سب سے پہلے کون ایمان لایا؟

جواب: بچوں میں سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ ایمان لائے۔

سوال نمبر(۳۹): غلاموں میں سب سے پہلے کون ایمان لایا؟

جواب: غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔

سوال نمبر(۴۰): حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کون تھے؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ آپ ﷺ کے چچازاد بھائی تھے۔

سوال نمبر(۴۱): معراج کس کو کہتے ہے؟

جواب: آسمانوں کی سیر کو معراج کہتے ہے۔

سوال نمبر(۴۲): معراج کا مختصر واقعہ بیان کرو؟

جواب: آپ ایک رات حطیم میں لیٹے ہوئے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ کو جگایا، پھر آپ کے لئے براق سواری لائی گئی آپ اس پر سوار ہوئے اور سب سے پہلے بیت المقدس تشریف لے گئے جہاں تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام آپ کے انتظار میں تھے اسکے بعد آپ نے تمام انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی امامت کرائی پھر آپ نے وہاں سے ساتوں آسمانوں کا سفر کیا، پھر وہاں سے سدرۃ المنتہی پر پہنچے پھر اس سے آگے بڑھے اور اپنے رب کا دیدار کیا۔

سوال نمبر(۴۳): معراج میں امت کے لئے کیا تحفہ ملا؟

جواب: معراج میں امت کے لئے پانچ نمازیں تحفہ میں ملی۔

سوال نمبر(۴۴): آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنے سال کی عمر میں معراج کا سفر کیا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکیاون سال کی عمر میں معراج کا سفر کیا۔

سوال نمبر(۴۵): بنو ہاشم کا بائیکاٹ کس سن میں ہوا اور کتنی مدت رہا؟

جواب: بنو ہاشم کا بائیکاٹ ۷ نبوی میں ہوا اور تین سال تک رہا۔

سوال نمبر(۴۶): عام الحزن کون سا سال ہے؟

جواب: عام الحزن وہ سال ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابو طالب اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلیہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کا انتقال ہوا۔

سوال نمبر(۴۷): آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف کا سفر کب کیا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شوال ۱۰ نبوی میں طائف کا سفر کیا۔

سوال نمبر (۴۸): مدینہ میں اسلام کب سے پھیلنا شروع ہوا؟

جواب: ۱۱ سنہ نبوی سے مدینہ میں اسلام پھیلنا شروع ہوا۔

سوال نمبر (۴۹): نبوت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنے سال مکہ میں رہے؟

جواب: نبوت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرہ (۱۳) سال مکہ میں رہے۔

سوال نمبر (۵۰): ہجرت کس کو کہتے ہے؟

جواب: دین کی خاطر اپنے مقام کو چھوڑ کر دوسرے مقام جانے کو ہجرت کہتے ہے۔

سوال نمبر (۵۱): آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیوں ہجرت فرمائی اسکو مختصر ذکر کرو؟

جواب: جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت ستایا اور بہت تکلیف دی یہاں تک کے کفار مکہ نے دارالندوۃ میں جمع ہو کر مشورہ کیا کہ ہر قبیلہ سے ایک ایک آدمی منتخب ہو اور سب مل کر رات کو محمد کے مکان کو گھیر لیا جائے، اور جب وہ صبح کو گھر سے نکلے تو اس پر حملہ کر کے اس کو قتل کر دیا جائے اس طرح ہمیں نئے دین سے چھٹکارا حاصل ہو جائے گا، اللہ تعالی نے ان کے اس مشورہ کی اطلاع آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان وجوہات کی بناء پر ہجرت فرمائی۔

سوال نمبر (۵۲): ہجرت کا حکم ملتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے کس کے پاس تشریف لے گئے؟

جواب: ہجرت کا حکم ملتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔

سوال نمبر (۵۳): آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کتنے سال میں کی؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ترپین (۵۳) سال کی عمر میں ہجرت کی۔

سوال نمبر(٥٤): آپ ﷺ نے ہجرت کس کے ساتھ کی؟

جواب: آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ ہجرت کی۔

سوال نمبر(٥٥): ہجرت کے وقت آپ ﷺ کے پاس جو امانتیں تھی وہ کس کے سپرد کی؟

جواب: ہجرت کے وقت جو امانتیں آپ ﷺ تھی وہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے سپرد کی۔

سوال نمبر(٥٦): ہجرت کے وقت آپ ﷺ نے کون سے غار میں قیام فرمایا؟

جواب: ہجرت کے وقت آپ ﷺ نے غارِ ثور میں قیام فرمایا۔

سوال نمبر(٥٧): کفار نے آپ ﷺ کو پکڑنے والوں کے لئے کیا انعام مقرر کیا تھا؟

جواب: کفار نے آپ ﷺ کو پکڑ کر لانے والوں کے لئے سو سرخ اونٹوں کا انعام مقرر کیا تھا۔

سوال نمبر(٥٨): کفار آپ ﷺ کو تلاش کرتے کرتے کہاں تک پہنچ گئے تھے؟

جواب: کفار آپ ﷺ کو تلاش کرتے ہوئے غار ثور تک پہنچ گئے تھے، جب کفار نے غار میں دیکھا تو کہنے لگے کہ اگر کوئی آدمی اس میں جاتا تو یہ مکڑی کا جالا اور جنگلی کبوتر اس غار میں نہ ٹھہرتے۔

سوال نمبر(٥٩): غار ثور میں آپ ﷺ نے کتنے دن قیام فرمایا؟

جواب: غار ثور میں آپ ﷺ نے تین دن قیام فرمایا۔

سوال نمبر(٦٠): سراقہ بن مالک آپ ﷺ کا پیچھا کرتے ہوئے کہاں تک پہنچ گیا تھا؟

جواب: سراقہ بن مالک آپ ﷺ کے بالکل قریب پہنچ گیا تھا کہ اسکے گھوڑے کے

پیر زمین میں دھنس گئے۔

سوال نمبر(۶۱): آپ ﷺ نے سراقہ بن مالک کے لئے کیا پیشین گوئی فرمائی؟

جواب: آپ ﷺ نے سراقہ بن مالک کو فرمایا کے ایک وقت آئے گا کے تیرے ہاتھ میں قیصر وکسریٰ کے کنگن ہونگے۔

سوال نمبر(۶۲): آپ ﷺ کی یہ پیشین گوئی کب پوری ہوئی؟

جواب: آپ ﷺ کی یہ پیشین گوئی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانے میں پوری ہوئی۔

سوال نمبر(۶۳): مدینہ میں داخل ہونے سے پہلے آپ ﷺ نے کون سی جگہ قیام فرمایا؟

جواب: مدینہ میں داخل ہونے سے پہلے آپ ﷺ نے قباء میں قیام فرمایا۔

سوال نمبر(۶۴): قباء مدینہ سے کتنا دور ہے؟

جواب: قباء مدینہ سے تین میل کی دوری پر ہے۔

سوال نمبر(۶۵): آپ ﷺ کو مدینہ کی طرف راستہ کی رہبری کرنے والا کون تھا؟

جواب: عبداللہ بن اریقط نے آپ کی مدینہ کی طرف رہبری کی۔

سوال نمبر(۶۶): آپ ﷺ مدینہ کس دن وتاریخ کو پہنچے؟

جواب: آپ ﷺ بروز جمعہ ۱۲/ربیع الاول کو مدینہ پہنچے۔

سوال نمبر(۶۷): مہاجر کس کو کہتے ہیں؟

جواب: ہجرت کرنے والے کو مہاجر کہتے ہیں۔

سوال نمبر(۶۸): انصار کس کو کہتے ہیں؟

جواب: مہاجرین کی مدد کرنے والوں کو انصار کہتے ہیں۔

سوال نمبر(۶۹): غزوہ کس کو کہتے ہیں؟

جواب: جس جنگ میں آپ ﷺ شریک ہوئے ہو اس کو غزوہ کہتے ہے۔

سوال نمبر(۷۰): سریہ کس کو کہتے ہیں؟

جواب: جس جنگ میں آپ ﷺ نے شرکت نہ کی ہو اور صحابہ رضی اللہ عنہم تشریف لے گئے ہوں اسکو سریہ کہتے ہیں۔

سوال نمبر(۷۱): جہاد کب فرض ہوا؟

جواب: جہاد سنہ ۱ ھ فرض ہوا۔

سوال نمبر(۷۲): اسلامی تاریخ کی ابتداء کب سے ہوئی؟

جواب: ایک مرتبہ حاکم یمن حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ آپ کے خطوط پر تاریخ نہیں ہوتی، آئندہ خطوط تاریخ کے ساتھ لکھیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ سے مشورہ کیا، کسی نے آپ ﷺ کی وفات کے سال کا، کسی نے ولادت کے سال کا مشورہ دیا، حضرت عمرؓ نے دونوں کو ناپسند کیا پھر حضرت علیؓ نے کہا کہ ہجرت کے سال سے شروع کی جائے چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس کو پسند فرمایا، اور اسی وقت سے ہجری تاریخ کی ابتداء ہوئی۔

سوال نمبر(۷۳): سنہ ۱ ھ میں کون سے احکام نازل ہوئے؟

جواب: سنہ ۱ ھ میں اذان کی ابتداء ہوئی، مہاجرین اور انصار میں بھائی چارہ ہوا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی رخصتی ہوئی۔

سوال نمبر (۷۴): غزوۂ بدر کب واقع ہوا؟

جواب: ۱۷/رمضان ۲ سنہ ھ میں واقع ہوا۔

سوال نمبر (۷۵): غزوۂ بدر میں اسلامی لشکر کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: غزوۂ بدر میں اسلامی لشکر کی تعداد تین سو تیرہ (۳۱۳) تھی۔

سوال نمبر (۷۶): غزوۂ بدر میں کفار کتنے تھے؟

جواب: کفار ایک ہزار کی تعداد میں تھے۔

سوال نمبر (۷۷): بدر کہاں پر واقع ہے؟

جواب: بدر مدینہ سے اسّی میل دوری پر واقع ہے۔

سوال نمبر (۷۸): غزوۂ بدر میں مسلمانوں کے پاس کتنے گھوڑے اور اونٹ تھے؟

جواب: مسلمانوں کے پاس دو گھوڑے اور ستّر اونٹ تھے۔

سوال نمبر (۷۹): کفار کے پاس کتنے گھوڑے اور اونٹ تھے؟

جواب: کفار کے پاس سو گھوڑے اور سات اونٹ تھے۔

سوال نمبر (۸۰): بدر میں کتنے صحابہ شہید ہوئے؟

جواب: غزوۂ بدر میں چودہ صحابہ شہید ہوئے۔

سوال نمبر (۸۱): غزوۂ بدر میں کتنے کافر مارے گئے اور کتنے قید ہوئے؟

جواب: غزوۂ بدر میں ستر کافر مارے گئے اور ستر قید ہوئے۔

سوال نمبر (۸۲): غزوۂ بدر میں کتنے مہاجر اور انصار شہید ہوئے؟

جواب: غزوۂ بدر میں پانچ مہاجر اور آٹھ انصار شہید ہوئے۔

سوال نمبر (۸۳): غزوۂ بدر کا مختصر پس منظر بیان کرو؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ تشریف لانے کے ڈیڑھ سال بعد رمضان میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ اطلاع ملی کے اہل مکہ کا تجارتی قافلہ شام سے مکہ جا رہا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو لیکر اس قافلہ کا تعاقب کرنے کے لئے تشریف لے گئے، جب یہ خبر مکہ پہونچی تو مکہ کے بڑے بڑے سردار ایک ہزار آدمیوں کی فوج لیکر روانہ ہوئے ادھر یہ قافلہ دوسرے راستہ سے مکہ پہونچ گیا اور ایک ہزار آدمیوں کی فوج کا سامنا مسلمانوں سے ہو گیا اور اللہ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔۔

سوال نمبر (۸۴): ۲ سنہ ھ کے اہم واقعات اور جو احکام نازل ہوئے وہ بیان کرو؟

جواب: ۲ سنہ ھ میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی شادی ہوئی، قبلہ کی بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی طرف تحویل ہوئی، روزہ، زکوۃ اور عیدین کی نماز اور صدقہ فطر کے احکام نازل ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا کا انتقال ہوا۔

سوال نمبر (۸۵): غزوۂ احد کب واقع ہوا؟

جواب: غزوۂ احد ۳ سنہ ھ میں واقع ہوا۔

سوال نمبر (۸۶): احد کیا ہے؟

جواب: احد ایک پہاڑ کا نام ہے۔

سوال نمبر (۸۷): احد مدینہ سے کتنی دوری پر ہے؟

جواب: احد مدینہ سے تین میل کی دوری پر ہے۔

سوال نمبر (۸۸): غزوۂ احد میں اسلامی لشکر کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: غزوۂ احد میں اسلامی لشکر کی تعداد ایک ہزار تھی اس میں تین سو منافق تھے، جو واپس لوٹ گئے تھے، اسلئے اسلامی لشکر کی تعداد سات سو رہ گئی تھی۔

سوال نمبر (۸۹): غزوۂ احد میں کتنے کافر مارے گئے؟

جواب: غزوۂ احد میں بائیس کافر مارے گئے۔

سوال نمبر (۹۰): غزوۂ احد میں کافروں کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: غزوۂ احد میں کافروں کی تعداد تین ہزار تھی۔

سوال نمبر (۹۱): غزوۂ احد میں کتنے مسلمان شہید ہوئے؟

جواب: غزوۂ احد میں ستر مسلمان شہید ہوئے۔

سوال نمبر (۹۲): حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کون سی جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ جنگ احد میں شہید ہوئے۔

سوال نمبر (۹۳): حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کو کس نے شہید کیا تھا؟

جواب: حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کو وحشی نے شہید کیا تھا۔

سوال نمبر (۹۴): وحشی کون تھے؟ کیا وہ اسلام لائے تھے؟

جواب: وحشی ایک حبشی غلام تھے، فتح مکہ کے بعد وہ مسلمان ہو گئے تھے۔

سوال نمبر (۹۵): آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پتھر سے حملہ کس نے کیا تھا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عتبہ ابن ابی وقاص نے پتھر سے حملہ کیا تھا جسکی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو دانت مبارک شہید ہو گئے تھے۔

سوال نمبر (۹۶): آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تلوار سے حملہ کس نے کیا تھا؟

جواب: آپ ﷺ پر ابن قمیہ نے تلوار سے حملہ کیا تھا۔

سوال نمبر(۹۷): غزوۂ احد کا مختصر پس منظر ذکر کرو؟

جواب: کافروں کو بدر کی شکست کا بہت رنج تھا اور وہ مسلمانوں سے اس کا بدلہ لینا چاہتے تھے، اور اسی کے نتیجے میں وہ ایک سال کے بعد مدینہ پر چڑھائی کے ارادہ سے نکلے جب آپ ﷺ کو اسکی اطلاع پہنچی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا کہ مدینہ میں رہ کر مقابلہ کیا جائے یا باہر نکل کر چنانچہ یہ طے ہوا کے مدینہ سے باہر نکل کر مقابلہ کیا جائے، چنانچہ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مدینہ سے روانہ ہوئے اور دونوں لشکر احد پہاڑ کے قریب آمنے سامنے ہوئے اور جنگ چھڑ گئی۔

سوال نمبر(۹۸): غزوۂ غطفان کب واقع ہوا؟

جواب: غزوۂ غطفان ۳ سنہ ھ میں واقع ہوا۔

سوال نمبر(۹۹): بیر معونہ کا واقعہ کب پیش آیا؟

جواب: ۴ سنہ ھ میں بیر معونہ کا واقعہ پیش آیا۔

سوال نمبر(۱۰۰): بیر معونہ میں کتنے صحابہ شہید ہوئے؟

جواب: بیر معونہ میں ستر صحابہ شہید ہوئے جو سب کے سب حافظ قرآن تھے۔

سوال نمبر(۱۰۱): بیر معونہ کا مختصر ذکر کرو؟

جواب: نجد کا ایک رہنے والا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جس کا نام عامر بن مالک تھا، آپ ﷺ نے اس کو اسلام کی دعوت دی اس نے قبول نہیں کیا مگر اس نے یہ کہا کہ آپ میرے ساتھ چند سمجھدار صحابہ کو بھیج دیں تا کہ وہ تبلیغ کرے، چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت

منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ کو ستر صحابہ پر امیر بنا کر ان کے ساتھ بھیج دیا اور ساتھ میں ایک خط روسائے نجد کیلئے لکھ دیا، چنانچہ یہ حضرات مدینہ سے روانہ ہوئے اور مکہ اور عسفان کے درمیان بیر معونہ پر پہونچے تھے کہ اہل نجد نے دھوکہ دیا اور تمام کے تمام صحابہ کو شہید کر دیا۔

سوال نمبر (۱۰۲): بنو نضیر کون ہیں؟

جواب: بنو نضیر یہودیوں کا ایک قبیلہ تھا جو مدینہ سے باہر رہتا تھا۔

سوال نمبر (۱۰۳): غزوۂ بنو نضیر کب واقع ہوا؟

جواب: غزوۂ بنو نضیر سنہ ۴ھ میں واقع ہوا۔

سوال نمبر (۱۰۴): غزوۂ بنو نضیر کا مختصر پس منظر ذکر کرو؟

جواب: یہودیوں کی شرارت کی وجہ سے یہ غزوۃ پیش آیا، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کو ایک دیوار کے نیچے بیٹھا کر یہ مشورہ کیا کے ان حضرات کو دیوار کے اوپر سے پتھر گرا کر شہید کر دیا جائے، اللہ تعالی نے انکے اس مشورہ کی اطلاع آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی کے ذریعہ دی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے اٹھ کر چلے آئے اور انکو کہلا بھیجا کے مسلمان ہو جاؤ یا مدینہ سے نکل جاؤ، مگر یہ لوگ منافقوں کی مدد پر بھروسہ کر کے لڑائی کے لئے تیار ہو گئے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکا محاصرہ چھ روز تک کیا، آخر میں یہودیوں نے پریشان ہو کر صلح کر لی اور وہاں سے نکل کر خیبر میں جا کر آباد ہوئے۔

سوال نمبر (۱۰۵): سنہ ۴ھ کے اہم واقعات اور احکام ذکر کریں؟

جواب: سنہ ۴ھ میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آئیں، ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالی عنہا کا انتقال ہوا، اور شراب

کوحرام کیا گیا۔

سوال نمبر(۱۰۶): غزوۂ دومۃ الجندل کب واقع ہوا؟

جواب: غزوۂ دومۃ الجندل سنہ ۵ ھ میں واقع ہوا۔

سوال نمبر(۱۰۷): غزوۂ دومۃ الجندل میں اسلامی لشکر کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: غزوۂ دومۃ الجندل میں اسلامی لشکر کی تعداد ایک ہزار تھی۔

سوال نمبر(۱۰۸): غزوۂ بنوالمصطلق کب واقع ہوا؟

جواب: سنہ ۵ ھ میں واقع ہوا۔

سوال نمبر(۱۰۹): غزوۂ احزاب کب واقع ہوا؟

جواب: غزوۂ احزاب سنہ ۵ ھ میں واقع ہوا۔

سوال نمبر(۱۱۰): غزوۂ احزاب میں اسلامی لشکر کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: غزوۂ احزاب میں اسلامی لشکر کی تعداد تین ہزار تھی۔

سوال نمبر(۱۱۱): غزوۂ احزاب میں کافروں کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: غزوۂ احزاب میں کافروں کی تعداد دس ہزار تھی۔

سوال نمبر(۱۱۲): غزوہ احزاب کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: غزوۂ احزاب کا دوسرا نام غزوۂ خندق ہے۔

سوال نمبر(۱۱۳): غزوۂ احزاب کا مختصر پس منظر بیان کرو؟

جواب: مدینہ کے یہودیوں کی کوشش سے اہل مکہ جنگ کے لئے تیار ہو گئے، اور دس ہزار کا لشکر لیکر مدینہ پر حملہ آور ہوئے، جب اسکی اطلاع آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا،مشورہ میں مدینہ کے اردگرد خندق کھودنے کا فیصلہ ہوا، چنانچہ مدینہ کے اردگرد خندق کھودی گئی، جب دونوں لشکر مقابل ہوئے تو دوران محاصرہ نعیم بن مسعود اشجعی غطفان کے ایک رئیس آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایمان لے آئے ، انکی قوم کو ان کے اسلام کا علم نہیں تھا، تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ اگر اجازت ہو تو کوئی تدبیر کروں؟ چنانچہ انہوں نے ایسی تدبیر اختیار فرمائی کے دشمنوں میں آپس میں پھوٹ پڑ گئی، اور اللہ نے تیز ہوا کی شکل میں عذاب بھیجا جس کی وجہ سے کافروں کے خیمے اکھڑ گئے اور انکے گھوڑے بھاگنے لگے اور اسی رات کافروں کا لشکر لوٹ گیا۔

سوال نمبر (۱۱۴): خندق کھودنے کا مشورہ کس نے دیا تھا؟

جواب: خندق کھودنے کا مشورہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے دیا تھا۔

سوال نمبر (۱۱۵): خندق کتنے دن میں کھودی گئی تھی؟

جواب: خندق چھ دن میں کھودی گئی تھی۔

سوال نمبر (۱۱۶): خندق کتنی گہری اور لمبی کھودی گئی؟

جواب: خندق پانچ گز گہری اور چھ میل لمبی کھودی گئی۔

سوال نمبر (۱۱۷): ۵ سنہ ھ کے واقعات اور احکام ذکر کرو؟

جواب: ۵ سنہ ھ میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آئیں، مدینہ منورہ میں زلزلہ آیا اور کسوف شمس (سورج گرہن) ہوا، حجاب (پردہ) کا حکم نازل ہوا۔۔

سوال نمبر (۱۱۸): صلح حدیبیہ کا واقعہ کب پیش آیا؟

جواب: صلح حدیبیہ ۶ سنہ ھ میں پیش آیا۔

سوال نمبر(۱۱۹): صلح حدیبیہ کا واقعہ مختصر بیان کرو؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب دیکھا کے آپ مکہ مکرمہ عمرہ کے لئے تشریف لے گئے، چنانچہ آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مکہ جانے کی تیاری کی، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے قریب پہنچے تو اہل مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہم آپ کو ہرگز مکہ میں داخل نہیں ہونے دینگے، چنانچہ آپس میں گفتگو ہونے کے بعد صلح ہوگئ۔

سوال نمبر(۱۲۰): آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کون سے صحابی کو مکہ بھیجا تھا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مکہ بھیجا تھا۔

سوال نمبر(۱۲۱): اہل مکہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا بات پھیلائی؟

جواب: اہل مکہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر پھیلائی۔

سوال نمبر(۱۲۲): حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کیا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ خبر سنی تو تمام صحابہ سے اس بات پر بیعت لی کہ جب تک ہمارے جسم میں روح باقی رہی گی ہم عثمان کے خون کا بدلہ لیں گے۔

سوال نمبر(۱۲۳): اس بیعت کو کیا کہتے ہے، اور کہاں پر ہوئی تھی؟

جواب: اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہے، جو ایک کیکر کے درخت کے نیچے ہوئی تھی۔

سوال نمبر(۱۲۴): صلح کس باتوں پر ہوئی تھی؟

جواب: صلح ان باتوں پر ہوئی تھی (۱) دس سال تک آپس میں لڑائی نہیں ہوگی۔

(۲) مکہ سے جو بھی مسلمان ہو کر مدینہ آئے گا اسکو واپس کیا جائے گا

(۳) مدینہ سے جو مکہ آئے گا اسکو واپس نہیں کیا جائے گا

(۴) اس سال آپ عمرہ نہ کرے، آئندہ سال صرف تین دن مکہ میں رہ کر عمرہ کر کے واپس ہو جائیں گے اور تلوار کے علاوہ کوئی ہتھیار ساتھ نہیں لائیں گے۔

سوال نمبر (۱۲۵): حدیبیہ کیا ہے؟

جواب: حدیبیہ مکہ کے قریب ایک کنویں کا نام ہے۔

سوال نمبر (۱۲۶): آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بادشاہوں کے نام خطوط کب بھیجے؟

جواب: صلح حدیبیہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بادشاہوں کے نام خطوط بھیجنے شروع کئے۔

سوال نمبر (۱۲۷): حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے پاس کس کو بھیجا، کیا وہ مسلمان ہوا؟

جواب: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کو بادشاہ نجاشی کے پاس بھیجا، اور اس نے اسلام قبول کرلیا۔

سوال نمبر (۱۲۸): قیصر روم کی طرف کس کو خط لے کر بھیجا، کیا وہ مسلمان ہوا؟

جواب: قیصر روم کی طرف حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو بھیجا، قیصر روم نے سلطنت چلے جانے کے خوف سے اسلام قبول نہیں کیا۔

سوال نمبر (۱۲۹): مقوقس شاہ مصر واسکندریہ کے پاس کس کو خط لے کر بھیجا، کیا وہ مسلمان ہوا؟

جواب: مقوقس شاہ مصر واسکندریہ کی طرف حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ مسلمان نہیں ہوا لیکن اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہدیہ میں دو باندیاں (۱) حضرت ماریہ قبطیہؓ (۲) حضرت سرینؓ اور دلدل نامی ایک خچر بھیجا۔

سوال نمبر(۱۳۰): کسریٰ شاہ ایران خسرو پرویز کی جانب کس کو بھیجا، کیا وہ مسلمان ہوا؟

جواب: شاہ ایران کی جانب حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کو بھیجا، کسریٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خط کی بے حرمتی کی جس کی وجہ سے اللہ نے اسکی حکومت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے۔

سوال نمبر(۱۳۱): عمان کے بادشاہ کے پاس کس کو بھیجا، کیا وہ مسلمان ہوا؟

جواب: عمان کے بادشاہ کے پاس حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو بھیجا، اور وہ مسلمان ہو گیا۔

سوال نمبر(۱۳۲): غزوۂ خیبر کب واقع ہوا؟

جواب: غزوہ خیبر ۷ سنہ ھ میں واقع ہوا۔

سوال نمبر(۱۳۳): خیبر کس کی بستی تھی؟

جواب: خیبر یہودیوں کی بستی تھی۔

سوال نمبر(۱۳۴): خیبر میں یہودیوں کے بڑے قلعے کتنے تھے؟

جواب: خیبر میں یہودیوں کے سات بڑے مضبوط قلعے تھے۔

سوال نمبر(۱۳۵): غزوۂ خیبر میں اسلامی لشکر کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: غزوہ خیبر میں اسلامی لشکر کی تعداد ایک ہزار چھ سوں (۱۶۰۰) تھی اس میں ایک ہزار چار سوں (۱۴۰۰) پیدل تھے اور دو سو (۲۰۰) سوار تھے۔

سوال نمبر(۱۳۶): خیبر میں کتنے مسلمان شہید ہوئے؟

جواب: خیبر میں اٹھارہ مسلمان شہید ہوئے۔

سوال نمبر(۱۳۷): خیبر کس کے ہاتھوں فتح ہوا؟

جواب: خیبر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں فتح ہوا۔

سوال نمبر(۱۳۸): خیبر کے یہودیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کیا سازش کی؟

جواب: خیبر کے یہودیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گوشت میں زہر دیا تھا۔

سوال نمبر(۱۳۹): غزوۂ خیبر کا مختصر پس منظر ذکر کرو؟

جواب: جو یہود مدینہ منورہ سے نکالے گئے تھے وہ خیبر جا کر آباد ہوئے لیکن وہاں پہنچ کر بھی ان کی شرارت اور اسلام دشمنی میں کمی نہیں آئی اور کفار کو مسلمانوں کے خلاف لڑائی کے لئے ابھارتے رہے، اسلئے انکی شرارت ختم کرنے کے لئے یہ غزوہ پیش آیا۔

سوال نمبر(۱۴۰): غزوۂ ذات الرقاع کب واقع ہوا؟

جواب: غزوۂ ذات الرقاع سنہ ۷ھ میں واقع ہوا۔

سوال نمبر(۱۴۱): سنہ ۷ھ کے اہم واقعات اور احکام بیان کیجئے؟

جواب: سنہ ۷ھ میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا جو حیی بن اخطب کی بیٹی اور حضرت ہارون علیہ الصلوۃ والسلام کی نسل سے تھی قید ہو کر مسلمانوں کے قبضہ میں آئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو آزاد فرما کر اپنے نکاح میں لے لیا، مکہ مکرمہ جاتے وقت حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، متعہ حرام کیا گیا، گدھے کا گوشت حرام کیا گیا، خیبر میں زینب نامی یہودی عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بکری کے گوشت میں زہر دیا تھا، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا، عمرہ قضاء کیا۔

سوال نمبر(۱۴۲): غزوۂ موتہ کب واقع ہوا؟

جواب: غزوۂ موتہ سنہ ۸ھ میں واقع ہوا۔

سوال نمبر(۱۴۳): موتہ کہاں واقع ہے؟

جواب: ملک شام میں ایک جگہ ہے جو موتہ سے مشہور ہے۔

سوال نمبر(۱۴۴): غزوۂ موتہ میں اسلامی لشکر کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: غزوۂ موتہ میں اسلامی لشکر کی تعداد تین ہزار(۳۰۰۰) تھی۔

سوال نمبر(۱۴۵): غزوۂ موتہ میں عیسائیوں کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: غزوۂ موتہ میں عیسائیوں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ تھی۔

سوال نمبر(۱۴۶): غزوۂ موتہ کا مختصر واقعہ بیان کرو؟

جواب: یہ غزوۂ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک قاصد حضرت حارث بن عمیرؓ کو شہید کرنے کی وجہ سے پیش آیا، مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی لیکن مسلمانوں نے اللہ کی نصرت پر بھروسہ کیا، اس جنگ میں اللہ کے رسول نے جھنڈا حضرت زیدؓ کو عطا کیا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہوجائے تو جعفر کو امیر بنالینا اور اگر یہ بھی شہید ہوجائے تو عبداللہ بن رواحہ کو امیر لشکر بنالینا اور اگر یہ بھی شہید ہوجائے تو مسلمان جس کو چاہے امیر بنالے، یہ تینوں حضرات شہید ہوگئے اور مسلمانوں نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو امیر بنالیا پھر کیا تھا رومی فوج شکست کھا گئی اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔

سوال نمبر(۱۴۷): غزوۂ موتہ میں کتنے مسلمان شہید ہوئے؟

جواب: غزوۂ موتہ میں صرف بارہ مسلمان شہید ہوئے۔

سوال نمبر(۱۴۸): غزوۂ موتہ میں رومی کتنے مارے گئے؟

جواب: غزوۂ موتہ میں رومی بڑی تعداد میں مارے گئے۔

سوال نمبر(۱۴۹): غزوہٴ موتہ میں حضرت خالد بن ولیدؓ کے ہاتھوں کتنی تلواریں ٹوٹی؟

جواب: غزوۂ موتہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں نو تلواریں ٹوٹی۔

سوال نمبر(۱۵۰): مکہ کب فتح ہوا؟

جواب: ۸ سنہ ھ میں مکہ فتح ہوا۔

سوال نمبر(۱۵۱): فتح مکہ میں اسلامی لشکر کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: فتح مکہ میں اسلامی لشکر کی تعداد دس ہزار تھی۔

سوال نمبر(۱۵۲): فتح مکہ کے موقع پر کتنے مسلمان شہید ہوئے؟

جواب: فتح مکہ کے موقع پر صرف دو مسلمان شہید ہوئے۔

سوال نمبر(۱۵۳): فتح مکہ میں کتنے کفار مارے گئے؟

جواب: فتح مکہ میں بارہ یا تیرہ کفار مارے گئے۔

سوال نمبر(۱۵۴): فتح مکہ کا مختصر واقعہ بیان کرو؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک میں مکہ مکرمہ کو فتح کرنے کی نیت سے دس ہزار جان نثاروں کے ساتھ مدینہ سے روانہ ہوئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہو رہے تھے تو زبان پر سورۃ فتح کی آیت جاری تھی اور تواضع وانکساری کی وجہ سے آپ کی گردن مبارک بارگاہ الٰہی میں جھکی ہوئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دن تمام اہل مکہ کو معاف کر دیا سوائے چند مخصوص لوگوں کے جن کے لئے قتل کا حکم تھا۔

سوال نمبر(۱۵۵): غزوۂ حنین کب واقع ہوا؟

جواب: ۸ سنہ ھ میں واقع ہوا۔

سوال نمبر(۱۵۶): غزوۂ حنین میں اسلامی لشکر کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: غزوۂ حنین میں اسلامی لشکر کی تعداد بارہ ہزار اسّی تھی۔

سوال نمبر(۱۵۷): غزوۂ حنین میں کافروں کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: غزوۂ حنین میں کافروں کی تعداد بیس ہزار تھی۔

سوال نمبر(۱۵۸): غزوۂ حنین کا مختصر پس منظر ذکر کرو؟

جواب: واقعہ یہ ہوا کے قبیلہ ہوازن اور ثقیف نے یہ سوچ کر کہ ہم پر حضور ﷺ حملہ کریں، حنین میں جمع ہوئے اور حملہ کی تیاری شروع کی جسکی اطلاع آپ ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ بارہ ہزار(۱۲۰۰۰) کا لشکر لیکر مقابلہ کیلئے نکلے۔۔

سوال نمبر(۱۵۹): سنہ ۸ ھ کے اہم واقعات اور احکام ذکر کرو؟

جواب: سنہ ۸ ھ میں آپ ﷺ کے لڑکے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے، مسجد نبوی ﷺ میں منبر رکھا گیا، غزوۂ طائف ہوا۔

سوال نمبر(۱۶۰): غزوۂ تبوک کس سن میں ہوا؟

جواب: غزوۂ تبوک سنہ ۹ ھ میں ہوا۔

سوال نمبر(۱۶۱): غزوۂ تبوک میں اسلامی لشکر کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: غزوۂ تبوک میں اسلامی لشکر کی تعداد تیس ہزار تھی۔

سوال نمبر(۱۶۲): غزوۂ تبوک کا مختصر پس منظر ذکر کرو؟

جواب: یہ نبی کریم ﷺ کا آخری غزوہ ہے، آپ ﷺ مدینہ سے چلے تا کہ ہرقل (روم کا بادشاہ) اور جنگ موتہ کے ہارے ہوئے عیسائیوں کا زور توڑ دیں اور مدینہ پر حملہ کرنے کا جو ان کا ارادہ تھا اس کو ختم کر دیں، سخت گرمی کے موسم میں یہ سفر تھا مسلمان بہت تنگ دست تھے اسی لئے اس جنگ کے لئے صحابہ کے درمیان چندہ ہوا، رومیوں پر اللہ نے مسلمانوں کا رعب

ڈال دیا چنانچہ انہوں نے صلح کرلی۔

سوال نمبر(۱۶۳): ؁ ۹ھ کے اہم واقعات اور احکام ذکر کرو؟

جواب: ؁ ۹ھ میں رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی ابن سلول جہنم رسید ہوا، شاہ حبشہ کا بھی انتقال ہوا، منافق پر نماز جنازہ اور دعائے مغفرت کی ممانعت نازل ہوئی، سود کو حرام کیا گیا، اور حج فرض ہوا۔

سوال نمبر(۱۶۴): ؁ ۱۰ھ کونسا سال ہے؟

جواب: ؁ ۱۰ھ حجۃ الوداع کا سال ہے۔

سوال نمبر(۱۶۵): حجۃ الوداع کس کو کہتے ہے؟

جواب: حجۃ الوداع یعنی رخصتی والا حج۔

سوال نمبر(۱۶۶): حجۃ الوداع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری خطبہ میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند اہم باتوں کا ذکر فرمایا!

(۱) تمہارا خون، تمہارا مال تمہاری عزت، ساری چیزیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے آج کے دن اس شہر مکہ اور اس مہینہ میں حرام ہے۔

(۲) مرنے کے بعد تم سب کو خدا کے پاس حاضر ہونا ہے، یادرکھو تم سے تمہارے اعمال کے مطابق پوچھا جائے گا۔

(۳) زمانہ جاہلیت کی تمام رسمیں ختم۔ (۴) سود لینا اور دینا حرام ہے۔

(۵) میرے بعد کفر اختیار مت کرنا اور ایک دوسرے کی گردن مت مارنا۔

(۶) کتاب اللہ کے مطابق جو تم پر حکومت کرے اسکی فرماں برداری کرنا۔

(۷) جن کو تم پر امیر بنایا جائے انکی اطاعت کرنا۔

(۸) عورتوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرتے رہنا، انکے حقوق پورے پورے ادا کرتے رہنا۔

(۹) دو چیزیں تمہارے درمیان چھوڑ کر جا رہا ہوں کتاب اللہ یعنی قرآن مجید اور میرا طریقہ یعنی میری سنت۔

سوال نمبر (۱۶۷): آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنی عمر میں وفات پائی؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔

سوال نمبر (۱۶۸): آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی آئے گا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو بھی نبوت کا دعوی کرے گا وہ کذّاب (بہت جھوٹا) ہے۔

سوال نمبر (۱۶۹): آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ حلیم، سب سے زیادہ بہادر، سب سے زیادہ انصاف کرنے والے، سب سے زیادہ سخی تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے لئے مثل باپ کے تھے اور تمام لوگ حق کے معاملہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک برابر تھے۔

سوال نمبر (۱۷۰): کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی کو برا بھلا کہا یا بددعا دی؟

جواب: نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی کو برا بھلا نہیں کہا اور نہ کسی کو بددعا دی حالانکہ جنگ کے دوران بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت نہیں بھیجی بلکہ یوں فرمایا کہ میں رحمت بن کر بھیجا گیا ہو۔

سوال نمبر (۱۷۱): آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تواضع کیسی تھی؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تواضع کا عالم تو یہ تھا کہ غریب آدمی بھی اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت دیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا تکلف اس کو قبول فرما لیتے، ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جہاں چاہتا گفتگو کر سکتا تھا۔

سوال نمبر(۱۷۲): آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں سے کس طرح ملاقات کرتے تھے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں سے اس طرح ملاقات کرتے تھے گویا کہ ہر شخص یہی خیال کرتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے زیادہ عنایت میرے ساتھ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس سے بھی ملتے مسکراتے ہوئے ملتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لسان مبارک سے کبھی کوئی ایسی بات نہیں نکلی جس سے کسی کو تکلیف پہنچی ہو۔

سوال نمبر(۱۷۳): آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلام اور باندی کے ساتھ کیسا سلوک کرتے تھے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلام، باندی اور آزاد سب کے ساتھ برابر سلوک کرتے تھے۔

سوال نمبر(۱۷۴): آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھانے کے متعلق کیا معمول تھا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانے میں وقت پر جو میسر ہوتا تناول فرما لیتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے میں کبھی عیب نہیں نکالتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیز گرم کھانا نہیں کھاتے تھے اور کھانا اپنے سامنے سے تناول فرماتے تھے۔

سوال نمبر(۱۷۵): کھانا شروع کرنے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا معمول تھا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی کھانے کے لئے تشریف فرماتے تو سب سے پہلے اپنے ہاتھ دھوتے تھے پھر کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا دائیں ہاتھ سے کھاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے تو پلیٹ کو انگلیوں سے صاف

کرتے اور انگلیاں چاٹ لیتے تھے، کھانے سے جب فارغ ہو جاتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ۔

سوال نمبر(١٧٦): آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سونے سے پہلے کیا معمولات تھے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوضو سوتے تھے، جب بھی بستر پر جاتے تو پہلے اسکو جھاڑ لیتے، سونے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٣٣ مرتبہ سبحان اللہ، ٣٣ مرتبہ الحمد للہ، ٣٣ مرتبہ اللہ اکبر اور ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور چار قل پڑھتے تھے۔

چہل حدیث برائے اطفال

احادیث	نمبر شمار
اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّات۔ (ب، ج ا، ص ا) ترجمہ: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے	۱
اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ۔ (م، ج ا، ص ۵۴) ترجمہ: سلام کو آپس میں پھیلاؤ۔	۲
اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ۔ (ت، ج ۲، ص ۹۹) ترجمہ: بات کرنے سے پہلے سلام کرو۔	۳
اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ۔ (ب، ج ا، ص ۵۰۵) ترجمہ: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔	۴
اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔ (ب، ج ا، ص ۸) ترجمہ: مسلمان وہ ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہے۔	۵
اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَة۔ (ب، ج ا، ص ۱۸) ترجمہ: دین خیر خواہی کا نام ہے۔	۶
اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَان۔ (ب، ج ا، ص ۱۱) ترجمہ: حیا (شرم) ایمان کا حصہ ہیں۔	۷
اَلدِّيْنُ يُسْرٌ ۔ (ب، ج ا، ص ۱۴) ترجمہ: دین آسان ہے۔	۸
اَلْعَيْنُ حَقٌّ۔ (ب، ج ۲، ص ۱۳۲۴) ترجمہ: نظر (لگنا) سچ ہے۔	۹
كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔ (ب، ج ۲، ص ۱۶۲۸،) ترجمہ: تم سب نگہبان ہو، اور ہر نگہبان سے اسکی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔	۱۰
اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَان۔ (م، ج ا، ص ۱۱۸) ترجمہ: پاکی آدھا ایمان ہے۔	۱۱
اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔ (ت، ج ۲) ترجمہ: جس سے مشورہ کیا جائے وہ امین (امانت دار) ہو۔	۱۲

۱۳	اِتَّقِ دَعوَۃَ المَظلُوم ۔ (ب، ج ۱، ص ۵۰۶،) ترجمہ: مظلوم کی بددعا سے بچو۔
۱۴	سِبَابُ المسلمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفرٌ ۔ (ب ج ۱، ص ۱۶) ترجمہ: مومن کو برا کہنا فسق ہے اور (ناحق) قتل کرنا کفر ہے۔
۱۵	اَطعِمُوا الجَائع وَعُودوا المَرِيض وَفُكُّوا العَانِي ۔ (ب، ج ۲، ص ۱۲۵،) بھوکو کو کھانا کھلاؤ بیماروں کی عیادت کرو اور بے قصور قیدیوں کو چھڑاؤ۔
۱۶	لَايَدخُلُ الجَنَّةَ قَاطِعٌ ۔ (ب، ج ۲) ترجمہ: رشتہ داری توڑنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔
۱۷	مَن شَاقَّ شَاقَّ الله عَلَيهِ ۔ (ب، ج ۲، ص ۱۶۳۱) ترجمہ: جو لوگوں کو مشقت میں ڈالتا ہے اللہ اس پر مشقت ڈالتے ہے۔
۱۸	الدُّنيَا سِجنُ المُومِن وَجَنَّةُ الكَافِر ۔ (ت، ج ۲، ص ۵۸) ترجمہ: دنیا مومن کے لئے قیدخانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔
۱۹	كُن فِى الدُّنيَا كَاَنَّكَ غَرِيبٌ ۔ (ب، ج ۲، ص ۱۴۵۹) ترجمہ: دنیا میں ایسے رہو جیسے مسافر یا رہ گزر رہتا ہے۔
۲۰	لَايَرحَمُ اللهُ مَن لَايَرحَمُ النَّاسَ ۔ (ب، ج ۲، ص ۱۶۹۱) ترجمہ: اللہ ان پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہ کرے۔
۲۱	مَن اَطَاعَنِى فَقَد اَطَاعَ الله ۔ (ب، ج ۲، ص ۱۶۲۸) ترجمہ: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

۲۲	اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَاباً عِندَ اللهِ الْمُصَوِّرُون ۔ (بخاری،ج۲،ص۱۳۶۲،ر۵۷۱۷) ترجمہ:اللہ کے یہاں سخت عذاب تصویر بنانے والے کو دیا جائیگا۔
۲۳	مَا اَسفَلَ مِنَ الکَعبَینِ مِنَ الاِزَارِ فی النَّار ۔ (بخاری،ج۲،ص۱۳۳۴،ر۵۵۵۹) ترجمہ:ٹخنوں کے نیچے لٹکنے والا کپڑا (ٹخنوں کے ساتھ) جہنم میں جائے گا۔
۲۴	مَا عَابَ النَّبِیُّ ﷺ طَعَاماً قَطُّ ۔ (بخاری،ج۲،ص۱۲۵۸،۵۱۹۸) ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔
۲۵	الکَلِمَۃُ الطَیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ ۔ (بخاری،ج۲،ص۱۳۷۶) ترجمہ:اچھی (اور بھلی) بات بھی صدقہ ہے۔
۲۶	اَشَرُّ النَّاسِ یَومَ القِیَامَۃِ عِندَ اللہ ذُوالوَجھَین ۔ (ر۵۸۲۳) ترجمہ:لوگوں میں سب سے بدترین شخص قیامت کے دن اللہ کے نزدیک دو چہرے والا یعنی منافق ہوگا۔
۲۷	یَسِّرُوا وَلاَ تُعَسِّروا ۔ (بخاری،ج۲،ص۱۳۹۶) ترجمہ:تم آسانی کرو سختی نہ کرو۔
۲۸	لَاتَسُبُّوا الدَّھرَ ۔ (بخاری،ج۲،ص۱۴۰۹) ترجمہ:تم زمانے کو برا بھلا نہ کہو۔
۲۹	مَن کَذَبَ عَلَیَّ فَلیَتَبَوَّأ مَقعَدَہُ مِنَ النَّار ۔ (بخاری،ج۱،ص۳۱) ترجمہ: جو میری جانب جھوٹ بات منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔
۳۰	اِنَّ رَحمَتِی سَبَقَت غَضَبِی ۔ (بخاری،ج۲،ص۱۷۴۵) ترجمہ:میری رحمت میرے غصہ پر سبقت کر گئی ہے۔

۳۱	بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَة ۔ (بخاری، ج ۱، ص ۷۵۵) ترجمہ: دین کی بات دوسروں تک پہنچاؤ اگرچہ ایک آیت ہو۔
۳۲	الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ ۔ (ترمذی، ج ۲، ص ۱۲) ترجمہ: خالہ ماں کے درجہ میں ہے۔
۳۳	لَا تَبُلْ قَائِماً ۔ (ترمذی، ج ۱، ص ۹) ترجمہ: کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو۔
۳۴	مَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَة ۔ (بخاری، ج ۱، ص ۵۰۵) ترجمہ: جو کسی مسلمان کا عیب چھپائیگا اللہ قیامت کے دن اسکے عیب چھپائے گا۔
۳۵	عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ ۔ (بخاری، ج ۱، ص ۲۸۱) ترجمہ: قبر کا عذاب حق ہے۔
۳۶	لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ ۔ (ت، ج ۱، ص ۲) ترجمہ: بغیر پاکی کے نماز قبول نہیں ہوگی۔
۳۷	مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْراً ۔ (مسلم، ج ۱، ص ۱۷۵) ترجمہ: جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔
۳۸	اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْن ۔ (بخاری، ج ۱، ص ۷۷۲) ترجمہ: میں آخری نبی ہوں۔
۳۹	كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ۔ (مسلم، ج ۱، ص ۲۸۵) ترجمہ: ہر ایک بدعت گمراہی ہے۔
۴۰	مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا ۔ (مسلم، ج ۱، ص ۷۰) ترجمہ: جو ہم کو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے

تمت بتوفیق اللہ تعالٰی